جاوید احمد غامدی
تحقیق وتخریج: محمد عامر گزدر

اسلام کے مبادی

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ:[۱] كُنَّا قَدْ نُهِينَا [فِي الْقُرْآنِ][۲] أَنْ نَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ،[۳] فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَجِيءَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ الْعَاقِلُ، فَيَسْأَلُهُ وَنَحْنُ نَسْمَعُ،[۴] [وَكَانُوا أَجْرَأَ عَلٰى ذَاكَ مِنَّا][۵] [قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسًا فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ[۶] عَلٰى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ، فَعَقَلَهُ[۷] ثُمَّ قَالَ: أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ؟ وَرَسُولُ اللّٰهِ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ، قَالَ: فَقُلْنَا: هٰذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ.[۸] فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجَبْتُكَ،[۹] فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي يَا مُحَمَّدُ سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ. فَقَالَ: سَلْ مَا بَدَا لَكَ][۱۰] فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، أَتَانَا رَسُولُكَ فَزَعَمَ لَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَكَ. قَالَ: صَدَقَ، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ؟ قَالَ: اللّٰهُ، قَالَ: فَمَنْ خَلَقَ الْأَرْضَ؟ قَالَ: اللّٰهُ، قَالَ: فَمَنْ نَصَبَ

هٰذِهِ الْجِبَالَ، وَجَعَلَ فِيهَا مَا جَعَلَ؟[11] قَالَ: اللّٰهُ. قَالَ: فَبِالَّذِیْ خَلَقَ السَّمَاءَ، وَخَلَقَ الْأَرْضَ، وَنَصَبَ هٰذِهِ الْجِبَالَ[12] آللّٰهُ أَرْسَلَكَ؟[13] قَالَ: نَعَمْ.[14] قَالَ: فَزَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ يَوْمِنَا وَلَيْلَتِنَا، قَالَ: صَدَقَ. قَالَ: فَبِالَّذِیْ أَرْسَلَكَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ.[15] قَالَ: وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكٰوةً[16] فِیْ أَمْوَالِنَا، قَالَ: صَدَقَ. قَالَ: فَبِالَّذِیْ أَرْسَلَكَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ فِیْ سَنَتِنَا،[17] قَالَ: صَدَقَ. قَالَ: فَبِالَّذِیْ أَرْسَلَكَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ.[18] قَالَ: وَزَعَمَ رَسُوْلُكَ أَنَّ عَلَيْنَا حَجَّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا، قَالَ: صَدَقَ.[19] [فَقَالَ الرَّجُلُ: آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ،[20] وَأَنَا رَسُوْلُ مَنْ وَرَائِیْ مِنْ قَوْمِیْ، وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُوْ بَنِیْ سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ][21] قَالَ: ثُمَّ وَلّٰى،[22] فَقَالَ: وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَزِيْدُ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا، وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُنَّ شَيْئًا،[23] [فَلَمَّا مَضٰى][24] فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ.[25] [وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَأَتٰى إِلٰى بَعِيْرِهِ، فَأَطْلَقَ عِقَالَهُ، ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهِ، فَاجْتَمَعُوْا إِلَيْهِ، فَكَانَ أَوَّلَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: بِئْسَتِ اللَّاتُ وَالْعُزّٰى، قَالُوْا: مَهْ يَا ضِمَامُ، إِتَّقِ الْبَرَصَ وَالْجُذَامَ، إِتَّقِ الْجُنُوْنَ، قَالَ: وَيْلَكُمْ، إِنَّهُمَا وَاللّٰهِ لَا يَضُرَّانِ وَلَا يَنْفَعَانِ، إِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ رَسُوْلًا، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ كِتَابًا إِسْتَنْقَذَكُمْ بِهِ مِمَّا كُنْتُمْ فِيْهِ، وَإِنِّیْ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، إِنِّیْ قَدْ جِئْتُكُمْ مِنْ عِنْدِهِ بِمَا أَمَرَكُمْ بِهِ، وَنَهَاكُمْ عَنْهُ، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا أَمْسٰى مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَفِیْ حَاضِرِهِ رَجُلٌ وَلَا امْرَأَةٌ إِلَّا مُسْلِمًا، قَالَ: يَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَمَا سَمِعْنَا بِوَافِدِ

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

قَوۡمٍ كَانَ أَفۡضَلَ مِنۡ ضِمَامِ بۡنِ ثَعۡلَبَةَ].[٢٦]

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے فرمایا: قرآن مجید میں ہمیں اِس بات سے روک دیا گیا تھا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں سوال کریں۔ چنانچہ ہم لوگوں کو بڑی خوشی ہوتی تھی کہ دیہاتیوں میں سے کوئی سمجھ بوجھ رکھنے والا شخص آئے، آپ سے سوال کرے اور ہم سنیں۔ اِس کی وجہ یہ تھی کہ یہ لوگ سوال کرنے میں ہم سے کچھ زیادہ جرأت دکھاتے تھے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک موقع پر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اِس اثنا میں اونٹ پر سوار ایک شخص آیا۔ اُس نے آکر اپنا اونٹ مسجد میں بٹھایا، پھر اُسے ایک جگہ باندھ دیا، پھر پوچھا: تم میں سے اللہ کے رسول محمد کون ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس وقت صحابہ کے درمیان کسی چیز سے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جواب دیا: یہ گورے شخص جو ٹیک لگائے ہوئے ہیں، (یہی محمد ہیں)۔ اُس شخص نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: عبد المطلب کے بیٹے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: کہو، میں سن رہا ہوں۔ اُس شخص نے کہا: اے محمد، میں آپ سے سوالات کروں گا اور اُن میں کچھ سخت لب ولہجہ بھی اختیار کر سکتا ہوں، آپ برا محسوس نہ کیجیے گا۔ آپ نے فرمایا: پوچھو، جو پوچھنا چاہتے ہو۔ اُس نے عرض کیا: اے محمد، آپ کا قاصد ہمارے ہاں آیا تھا۔ اُس نے ہمیں باور کرانا چاہا کہ آپ کا دعویٰ ہے کہ اللہ نے آپ کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: اُس نے سچ کہا ہے۔ دیہاتی نے کہا: اچھا یہ بتائیے کہ آسمان کو کس نے بنایا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ نے۔ اُس نے کہا: اور زمین کو کس نے تخلیق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ نے۔ اُس نے کہا: اور یہ پہاڑ کس نے گاڑے ہیں؟ اور جو کچھ اِن میں رکھا، وہ کس نے رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ نے۔ اِس پر اُس نے کہا: آپ کو اُس ذات کی قسم جس نے آسمان کو بنایا، زمین کو تخلیق کیا اور اِن پہاڑوں کو گاڑا ہے، کیا اللہ نے فی الواقع آپ کو

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقیناً۔ اُس نے کہا: پھر آپ کے قاصد نے یہ بھی باور کرانا چاہا کہ ہمیں شب وروز میں پانچ نمازیں لازماً پڑھنی ہیں۔ آپ نے فرمایا: سچ کہا ہے۔ اُس نے کہا: یہی بات ہے تو میں آپ کو اُس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، کیا فی الواقع اُس نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقیناً۔ اُس نے کہا: اور آپ کے قاصد نے یہ بھی باور کرانا چاہا کہ ہمیں اپنے اموال میں سے کچھ زکوٰۃ بھی لازماً ادا کرنی ہے۔ آپ نے فرمایا: سچ کہا ہے۔ اُس نے کہا: میں اِس پر بھی آپ کو اُس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، کیا فی الواقع اُس نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقیناً۔ اُس نے کہا: اور آپ کے قاصد نے یہ بھی باور کرانا چاہا کہ ہمیں ہر سال ماہِ رمضان کے روزے بھی ضرور رکھنا ہوں گے۔ آپ نے فرمایا: سچ کہا ہے۔ اُس نے کہا: میں پھر اُسی ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، کیا فی الواقع اُس نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقیناً۔ اُس نے کہا: اور آپ کے قاصد نے یہ بھی باور کرانا چاہا کہ ہم میں سے جو خدا کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، اُس پر فرض ہے کہ اُس کا حج کرے۔ آپ نے فرمایا: اُس نے یہ بات بھی بالکل سچ کہی ہے۔[۲] اِس پر اُس شخص نے کہا: آپ جو ہدایت لے کر آئے ہیں، میں اُس پر ایمان لاتا ہوں۔ میرے پیچھے میری قوم ہے جس نے مجھے قاصد کی حیثیت سے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ میں ضمام بن ثعلبہ ہوں اور میرا تعلق بنو سعد بن بکر کے قبیلے سے ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ پھر وہ پلٹا اور یہ کہتے ہوئے چل پڑا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں اِن باتوں میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ یا کمی نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِس آدمی نے فی الواقع سچی بات کہی ہے تو یہ ضرور جنت میں جائے گا۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اِس کے بعد وہ اپنے اونٹ کے پاس آیا، اُس کی رسی کھولی، پھر واپسی کے لیے نکل کھڑا ہوا۔ یہاں تک کہ اپنی قوم کے پاس پہنچا تو سب اُس کے گرد جمع ہو گئے۔ لوگوں کو دیکھتے ہی پہلی بات جو اُس کی زبان سے نکلی، وہ

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

یہ تھی کہ کیا ہی بُرے ہیں یہ لات اور عزّیٰ۔[۳] لوگ پکار اُٹھے: ضمام، (یہ کیا کہہ رہے ہو؟) رک جاؤ۔ برص اور جذام سے بچو، پاگل ہو جانے سے ڈرو۔[۴] ضمام نے کہا: تم پر افسوس! خدا کی قسم، یہ دونوں کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اِس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ نے اپنا رسول بھیج دیا ہے اور اُس پر وہ کتاب نازل کی ہے جس کے ذریعے سے اُس نے تمھیں اُن سب خرافات سے نجات دلا دی ہے جن میں تم مبتلا رہے ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ یکتا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اُن کے ہاں سے تمھارے لیے اُن کے اوامر ونواہی لے کر تمھارے پاس آیا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: سو خدا کی قسم، اُس دن شام نہیں ہوئی کہ اُن کے قبیلے میں سب مرد و عورت مسلمان ہو گئے۔ راوی کا بیان ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے ضمام بن ثعلبہ سے بہتر کسی قبیلے کے نمایندے کے بارے میں نہیں سنا۔[۵]

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ترجمے کے حواشی

۱۔ یہ سورۂ مائدہ (۵) کی آیت ۱۰۱ کی طرف اشارہ ہے جس میں مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ غیر ضروری سوالات سے اجتناب کریں۔ اِس کی ضرورت اِس لیے محسوس ہوئی کہ اِس طرح کے سوالات حکم کے حدود و قیود بڑھا دیتے ہیں، پھر لوگ اُنھیں نباہ نہیں پاتے اور اِس کے نتیجے میں اللہ کے غضب کو دعوت دیتے ہیں۔ اللہ چاہتا ہے کہ جو حکم جس طرح دیا گیا ہے، اُس پر اُسی طرح عمل کیا جائے اور ہر مجمل کی تفصیل اور ہر مطلق کی تعیین و تقیید سے اپنے لیے مشکلات پیدا نہ کی جائیں۔ قرآن کی اِس ہدایت کو تدبر کی نگاہ سے دیکھیے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اِس سے اللہ تعالیٰ کے پیش نظر ہرگز یہ نہیں تھا کہ لوگ ضروری سوالات سے بھی اجتناب کریں۔ تاہم صحابہ کا عام مزاج چونکہ احتیاط کا تھا، لہٰذا اُن میں سے بعض نے امتثال امر کے لیے اگر وہی رویہ اختیار کر لیا جس کا ذکر روایت میں ہوا ہے تو اِس پر تعجب نہیں کرنا چاہیے۔

۲۔ انسان کی زندگی میں اسلام کا ظہور اِنھی چیزوں سے ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں بھی جگہ جگہ اسی حیثیت سے اِن کی تاکید کی گئی ہے۔ اِن کے بارے میں کسی بحث و نزاع کی گنجایش بھی نہیں ہے، اِس لیے کہ یہ مسلمانوں کے اجماع

اور تواترِ عملی سے منتقل ہوئی ہیں اور ہر لحاظ سے ثابت ہیں، لہٰذا کسی مسلمان کو اِن سے انحراف کی جسارت نہیں کرنی چاہیے۔

۳۔ توحید پر ایمان کے بعد یہ فطری احساسات ہیں جن کا اظہار ضمام بن ثعلبہ نے اپنی قوم کے سامنے کیا ہے۔ انھوں نے جاتے ہی یہ بات اِس لیے کہی کہ ہر سننے والے پر واضح ہو جائے کہ اُن کا اب اپنے پرانے معبودوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔

۴۔ یعنی لات وعزّیٰ کو برا کہو گے تو اندیشہ ہے کہ اِن میں سے کسی بیماری میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ شرک بالعموم اِسی طرح کے توہمات سے پیدا ہوتا اور اِنھی کی بنا پر قائم رہتا ہے۔ قرآن نے اِسی لیے جگہ جگہ متنبہ فرمایا ہے کہ نفع وضرر جو کچھ ہے، سب اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور اُسی کے اذن سے پہنچتا ہے۔ آگے ضمام رضی اللہ عنہ نے یہی حقیقت پوری صراحت سے واضح فرمائی ہے۔

۵۔ یعنی جس نے اِس طریقے سے سوالات کیے ہوں اور پھر اُن کے جواب سے مطمئن ہو کر اسلام کا پیغام اپنی قوم تک اِس انداز سے اور اِس عزم وجزم کے ساتھ پہنچایا ہو۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً مسند احمد، رقم ۱۲۴۵۷ سے لیا گیا ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے علاوہ یہ مضمون ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی نقل ہوا ہے۔

۲۔ مسند احمد، رقم ۱۳۰۱۱۔

۳۔ مسند دارمی، رقم ۶۷۶ میں یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: 'لَمَّا نُهِينَا أَنْ نَبْتَدِءَ النَّبِيّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ' ''ہمیں جب روک دیا گیا تھا کہ ہم پہل کر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات پوچھیں''۔ مسند ابی یعلیٰ کی حدیث رقم ۳۳۳۳ میں 'كُنَّا نَهَابُ أَنْ نَسْأَلَ' کے الفاظ ہیں، یعنی ہم آپ سے سوال کرتے ہوئے گھبراتے تھے۔

۴۔ سنن ترمذی، رقم ۶۱۹ میں 'كُنَّا نَتَمَنّٰى أَنْ يَبْتَدِءَ الْأَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ' ''ہم تمنا کیا کرتے تھے کہ کوئی سمجھ دار دیہاتی بات کی ابتدا کرے'' کے الفاظ ہیں۔ مسند ابی یعلیٰ کی روایت رقم ۳۳۳۳ میں یہاں 'نَسْمَعُ' ''ہم سنیں'' کے بجائے 'نَسْتَمِعَ' ''ہم غور سے سنیں'' کا لفظ ہے۔

۵۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۱۔

۶۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طریق، مثلاً نسائی کی السنن الصغریٰ، رقم ۲۰۹۴ میں یہی بات اِن الفاظ میں نقل ہوئی ہے: 'بَیْنَمَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِہِ، جَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَھْلِ الْبَادِیَةِ'' 'نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اِس اثنا میں دیہاتیوں میں سے ایک شخص آیا''۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طریق، مثلاً مسند احمد، رقم ۲۳۸۰ میں تصریح ہے کہ ضمام بن ثعلبہ کو درحقیقت اُن کے قبیلے بنو سعد نے اپنے نمایندے کی حیثیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا، چنانچہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں: 'بَعَثَتْ بَنُو سَعْدِ بْنِ بَکْرٍ ضِمَامَ بْنَ ثَعْلَبَةَ وَافِدًا إِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَقَدِمَ عَلَیْہِ'' 'ضمام بن ثعلبہ کو بنو سعد نے اپنے قاصد کی حیثیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا، چنانچہ وہ اُن کی خدمت میں حاضر ہوئے۔''

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اِسی روایت میں ضمام بن ثعلبہ کا حلیہ بھی بیان کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے: 'کَانَ ضِمَامٌ رَجُلًا جَلْدًا أَشْعَرَ ذَا غَدِیْرَتَیْنِ'' 'یہ ضمام ایک مضبوط جسم کے آدمی تھے اور ان کے بال ایسے بڑے تھے کہ دو چوٹیاں بنی ہوئی تھیں۔''

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

۷۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت، مثلاً مسند طیالسی، رقم ۲۴۴۹ میں اِس طرح کے الفاظ ہیں: 'حَتّٰی انْتَھٰی إِلَی الْمَسْجِدِ فَعَقَلَ رَاحِلَتَہُ بِبَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ'' 'یہاں تک کہ وہ مسجد کے پاس پہنچا اور اپنی سواری کو مسجد کے دروازے کے پاس باندھ کر اُس میں داخل ہوا۔''

۸۔ مسند احمد، رقم ۲۳۸۰ کے مطابق یہ سوال و جواب اِس طرح ہوا تھا: 'أَیُّکُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَ: مُحَمَّدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ'' 'تم میں سے عبد المطلب کا بیٹا کون ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ہوں عبد المطلب کا بیٹا۔ اُس نے پوچھا: تم محمد ہو؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔''

۹۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ضمام بن ثعلبہ نے اِس موقع پر آپ کو سلام عرض کر کے پہلے اپنا تعارف کرایا تھا اور اپنی حاضری کا مقصد بھی بتایا تھا۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۰۳۱۷ میں ہے: 'اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا غُلَامَ بَنِی عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: وَعَلَیْكَ، فَقَالَ: إِنِّیْ رَجُلٌ مِنْ أَخْوَالِكَ مِنْ بَنِی سَعْدِ بْنِ بَکْرٍ، وَأَنَا رَسُوْلُ قَوْمِیْ إِلَیْكَ وَوَافِدُھُمْ'' 'تم پر سلامتی ہو، اے بنو عبد المطلب کے بیٹے، میرا تعلق تمھارے ماموؤں

کے قبیلے بنوسعد بن بکر سے ہے۔ آپ کے پاس میں اپنے قبیلے کے نمایندے کی حیثیت سے حاضر ہوا ہوں اور مجھے اُنھی کی طرف لوٹنا ہے۔''

۱۰۔ مسند احمد، رقم ۱۲۷۱۹۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول بعض روایات، مثلاً نسائی کی السنن الصغریٰ، رقم ۲۰۹۴ میں یہ بات اِن الفاظ میں نقل ہوئی ہے: 'فَقَالَ: أَیُّکُمُ ابُنُ عَبُدِ الُمُطَّلِبِ؟ قَالُوا: ھٰذَا الْأَمُغَرُ الُمُرُتَفِقُ، فَقَالَ: إِنِّیُ سَائِلُكَ فَمُشُتَدٌّ عَلَیُكَ فِی الُمَسُأَلَةِ، قَالَ: سَلُ عَمَّا بَدَا لَكَ'' 'تم میں سے عبدالمطلب کا بیٹا کون ہے؟ صحابہ نے فرمایا: یہ سرخ وسفید شخص جو ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔ اُس نے آپ کو مخاطب کر کے کہا: میں آپ سے سوالات کروں گا اور اُن میں کچھ سخت لب ولہجہ بھی اختیار کرسکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: پوچھو، جس چیز کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول بعض روایتوں، مثلاً صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۳۸۳ میں ضمام بن ثعلبہ کے الفاظ اِس طرح نقل ہوئے ہیں: 'وَإِنِّی سَائِلُكَ، فَمُشَدِّدٌ مَسُأَلَتِیُ إِیَّاكَ، وَمُنَاشِدُكَ، فَمُشَدِّدٌ مُنَاشَدَتِی إِیَّاكَ'' 'میں آپ سے سوالات کروں گا اور یہ کچھ سخت انداز میں بھی کرسکتا ہوں، اِسی طرح آپ کو قسمیں دے کر بات کروں گا اور اُن میں بھی ذرا سختی برتوں گا۔'' مسند احمد، رقم ۲۳۸۰ میں اُنھی کی ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: 'إِنِّیُ سَائِلُكَ وَمُغَلِّظٌ فِی الُمَسُأَلَةِ، فَلا تَجِدَنَّ فِیُ نَفُسِكَ، قَالَ: لَا أَجِدُ فِیُ نَفُسِی، فَسَلُ عَمَّا بَدَا لَكَ'' 'میں آپ سے سوالات کروں گا اور اُن میں کچھ سخت اسلوب کلام بھی اختیار کرسکتا ہوں، آپ ہرگز برا محسوس نہ کیجیے گا۔ آپ نے فرمایا: میں بُرا نہیں مانوں گا۔ پوچھو، جو پوچھنا چاہتے ہو۔'' مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۰۳۱۷ کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا تھا: 'خُذُ عَنُكَ یَا أَخَا بَنِیُ سَعُدٍ'' 'کہو، جو کہنا چاہتے ہو، اے بنوسعد کے بھائی۔''

۱۱۔ بعض روایات، مثلاً سنن نسائی، رقم ۲۰۹۱ اور مسند بزار، رقم ۶۹۲۸ کے مطابق یہاں ضمام بن ثعلبہ نے 'وَجَعَلَ فِیهَا مَا جَعَلَ' کہنے کے بجاے مزید ایک سوال کیا تھا، چنانچہ پوچھا تھا کہ 'فَمَنُ جَعَلَ فِیهَا الُمَنَافِعَ؟'' 'اور پہاڑوں میں یہ منفعتیں کس نے رکھی ہیں؟''۔

۱۲۔ بعض روایتوں، مثلاً سنن نسائی، رقم ۲۰۹۱ اور مسند بزار، رقم ۶۹۲۸ میں یہاں 'وَجَعَلَ فِیهَا الُمَنَافِعَ'' 'جس نے اِن میں منفعتیں رکھی ہیں'' کا اضافہ بھی منقول ہے۔ بعض طرق کے مطابق ضمام نے قسم اِن الفاظ میں دی تھی: 'فَبِالَّذِی رَفَعَ السَّمَاءَ، وَبَسَطَ الْأَرُضَ، وَنَصَبَ الجِبَالَ'' 'آپ کو اُس ذات کی قسم جس نے آسمان کو بلند کیا، زمین کو بچھایا اور پہاڑوں کو گاڑا ہے۔'' مثال کے طور پر دیکھیے: سنن ترمذی، رقم ۶۱۹، سنن دارمی، رقم ۶۷۶،

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۵۰۷۰۔

۱۳۔ بعض روایات، مثلاً مسند احمد، رقم ۱۲۷۱۹ کے مطابق ضمام بن ثعلبہ کے الفاظ اِس جگہ یہ تھے: 'آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ؟' ''کیا اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے؟''۔

۱۴۔ بعض روایتوں، مثلاً صحیح بخاری، رقم ۶۳ میں آپ سے اِن مواقع پر 'نَعَمْ' 'ہاں' کے بجائے 'اَللّٰهُمَّ نَعَمْ' ''ہاں، یقیناً'' کے الفاظ منقول ہیں۔

توحید و رسالت سے متعلق یہاں جو سوال و جواب نقل ہوئے ہیں، اُن کے الفاظ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی طرق میں بہت کچھ مختلف ہو گئے ہیں۔ اُن کی تفصیل درج ذیل ہے:

صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۳۸۳ کے مطابق ضمام بن ثعلبہ کا پہلا سوال یہ تھا: 'مَنْ خَلَقَكَ؟ وَمَنْ خَلَقَ مَنْ قَبْلَكَ؟ وَمَنْ هُوَ خَالِقُ مَنْ بَعْدَكَ؟ قَالَ: اللّٰهُ، قَالَ: فَنَشَدْتُكَ بِذٰلِكَ هُوَ أَرْسَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ' ''آپ کا، آپ کے اگلوں کا اور آپ کے بعد آنے والوں کا خالق کون ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ۔ اُس نے کہا: میں اُسی ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا فی الواقع اُس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقیناً۔''

مسند احمد، رقم ۲۳۸۰ کے مطابق اُس نے یہ بات اِس طرح دریافت کی تھی: 'أَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلٰهَكَ، وَإِلٰهَ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ، وَإِلٰهَ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ، آللّٰهُ بَعَثَكَ إِلَيْنَا رَسُوْلًا؟ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ' ''میں اُس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جو آپ کا، آپ کے اگلوں اور پچھلوں کا معبود ہے، کیا اُسی اللہ نے آپ کو ہمارے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، یقیناً۔''

طبرانی کی المعجم الکبیر، رقم ۸۱۵۰ میں ہے کہ ضمام بن ثعلبہ نے یہ بات بھی کہی تھی: 'نَشَدْتُكَ بِهِ، أَهُوَ أَرْسَلَكَ بِمَا أَتَانَا كِتَابُكَ' ''میں اُسی ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا فی الواقع اُس نے آپ کو اُس ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے جو ہمارے پاس آپ کے خط کی صورت میں آئی ہے؟''۔

مسند احمد، رقم ۲۳۸۰ میں یہ سوال و جواب بھی نقل ہوا ہے: 'قَالَ: فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلٰهَكَ، وَإِلٰهَ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ، وَإِلٰهَ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْمُرَنَا أَنْ نَعْبُدَهُ وَحْدَهُ، لَا نُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ نَخْلَعَ هٰذِهِ الْأَنْدَادَ الَّتِي كَانَتْ آبَاؤُنَا يَعْبُدُوْنَ مَعَهُ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ' ''اُس نے کہا: میں آپ کو اُس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جو آپ کا، آپ کے اگلوں اور پچھلوں کا معبود ہے، کیا آپ کو اللہ ہی نے حکم دیا ہے کہ آپ ہمیں ہدایت فرمائیں کہ ہم تنہا اُسی کی بندگی کریں، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیرائیں، اور یہ بھی کہ ہم اُس

کے اُن شریکوں کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے آبا واجداد عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: یقیناً۔‘‘

طبرانی کی جس روایت کا حوالہ اوپر مذکور ہے، اُس میں یہ بات اِن الفاظ میں بیان ہوئی ہے: ’وَأَتَتْنَا رُسُلُكَ أَنْ نشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَنْ نَدَعَ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: نَشَدْتُكَ بِهِ، أَهُوَ أَمَرَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ‘ ’’اور آپ کے قاصد ہمارے پاس اِس دعوت کے ساتھ آئے تھے کہ ہم اِس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور یہ کہ ہم لات وعزّیٰ کی عبادت کرنا چھوڑ دیں، (کیا یہی آپ کا پیغام ہے؟)۔ آپ نے فرمایا: یقیناً۔ اُس نے کہا: میں اُسی ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا فی الواقع اُس نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقیناً۔‘‘

۱۵۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ایک طریق، مثلاً مسند احمد، رقم ۲۳۸۰ میں یہ سوال وجواب اِس طرح نقل ہوا ہے: ’قَالَ: فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ إِلٰهَكَ، وَإِلٰهَ مَنْ كَانَ قَبْلَكَ، وَإِلٰهَ مَنْ هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكَ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ‘ ’’اُس نے کہا: میں آپ کو اُس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جو آپ کا، آپ کے اگلوں اور پچھلوں کا معبود ہے، کیا فی الواقع اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم یہ پانچ نمازیں پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: یقیناً۔‘‘

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اُنھی سے مروی بعض طرق، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۰۳۱۷ کے مطابق ضمام بن ثعلبہ کے الفاظ اِس موقع پر یہ تھے: ’فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِكَ، وَأَمَرَتْنَا رُسُلُكَ أَنْ نُصَلِّيَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ لِمَوَاقِيْتِهَا، نَشَدْتُكَ بِذٰلِكَ أَهُوَ أَمَرَكَ بِذٰلِكَ؟، قَالَ: نَعَمْ‘ ’’ہم نے واقعی آپ کے خط میں دیکھا ہے اور آپ کے نمایندوں نے بھی ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم شب وروز میں پانچ نمازیں اُن کے اوقات کی رعایت سے پڑھیں۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا اُسی نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقیناً۔‘‘

۱۶۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۳۳۳ میں یہاں ’زَكٰوةً‘ کے بجائے ’صَدَقَةً‘ کا لفظ ہے۔ یہ دونوں مترادف ہیں، اِس لیے کہ ’زَكٰوة‘ کا لفظ نکرہ استعمال کیا جائے تو اِس کے اور ’صَدَقَةً‘ کے معنی میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔

۱۷۔ نسائی کی السنن الکبریٰ، رقم ۲۴۱۲ میں یہاں ’صَوْمَ شَهْرٍ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ‘ ’’ہر سال ایک ماہ کے روزے‘‘ کے الفاظ آئے ہیں۔

۱۸۔ طبرانی کی المعجم الاوسط، رقم ۲۰۰۷ کے مطابق یہ سوال وجواب اِس طرح تھے:

فَإِنَّا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِكَ وَأَمَرَتْنَا رُسُلُكَ أَنْ نَصُوْمَ شَهْرَ رَمَضَانَ، فَنَشَدْتُكَ بِذٰلِكَ أَهُوَ

أَمَرَكَ؟ قَالَ: نَعَمُ قَالَ: فَإِنَّا وَجَدُنَا فِیُ کِتَابِكَ وَأَمَرَتُنَا رُسُلُكَ أَنُ نَأْخُذَ مِنُ حَوَاشِیُ أَمُوَالِنَا، فَنَجُعَلَهُ فِیُ فُقَرَائِنَا، فَنَشَدُتُكَ بِذٰلِكَ أَهُوَ أَمَرَكَ؟ قَالَ: نَعَمُ۔

''ہم نے واقعی آپ کے خط میں دیکھا ہے اور آپ کے نمایندوں نے بھی ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم رمضان کے روزے رکھیں۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا اُسی نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقیناً۔ اُس نے کہا: اور ہم نے آپ کے خط میں یہ بھی دیکھا ہے اور آپ کے قاصدوں نے بھی ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم اپنے اموال میں سے کچھ حصہ نکال کر اپنے ضرورت مندوں کو دیں۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا اُسی نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقیناً۔''

۱۹۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ایک روایت، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۱۴۶۹۵ میں یہ سوال و جواب اِس طرح نقل ہوا ہے:

قَالَ: فَإِنَّا وَجَدُنَا فِیُ کِتَابِكَ وَأَمَرَتُنَا رُسُلُكَ أَنُ نَحُجَّ الْبَیُتَ الْعَتِیقَ، فَأُنُشِدُكَ أَهُوَ أَمَرَكَ بِذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمُ۔

''اُس نے کہا: اور ہم نے آپ کے خط میں یہ بھی دیکھا ہے اور آپ کے نمایندوں نے بھی ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم اللہ کے اِس قدیم گھر کا حج کریں۔ میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں، کیا اُسی نے آپ کو یہ حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقیناً۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

انس رضی اللہ عنہ سے منقول بعض روایتوں میں یہ سوال و جواب اِن الفاظ میں نقل ہوئے ہیں:

فَقَالَ: أَسُأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنُ قَبُلَكَ، آللّٰهُ أَرُسَلَكَ إِلَی النَّاسِ کُلِّهِمُ؟ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمُ. قَالَ: أَنُشُدُكَ بِاللّٰهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنُ نُصَلِّیَ الصَّلَوَاتِ الْخَمُسَ فِی الْیَوُمِ وَاللَّیُلَةِ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمُ. قَالَ: أَنُشُدُكَ بِاللّٰهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنُ نَصُوُمَ هٰذَا الشَّهُرَ مِنَ السَّنَةِ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمُ. قَالَ: أَنُشُدُكَ بِاللّٰهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنُ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنُ أَغُنِیَائِنَا فَتَقُسِمَهَا عَلٰی فُقَرَائِنَا؟ فَقَالَ النَّبِیُّ: اللّٰهُمَّ نَعَمُ۔

''پھر اُس نے کہا: میں آپ کے اور آپ سے پہلوں کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا فی الواقع اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، یقیناً۔ اُس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا واقعی اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم شب و روز کی پانچ نمازیں پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، یقیناً۔ اُس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا واقعی اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم سال کے اِس مہینے

(رمضان) کے روزے رکھیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں، یقیناً۔ اُس نے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا فی الواقع اللہ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے صاحب ثروت لوگوں سے یہ زکوٰۃ لے کر ہمارے ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، یقیناً۔''

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ایک طریق، نسائی کی السنن الصغریٰ، رقم ۲۰۹۴ میں اُن کے الفاظ یہ ہیں:

قَالَ: أَسأَلُكَ بِرَبِّكَ، وَرَبِّ مَنْ قَبلَكَ، وَرَبِّ مَنْ بَعْدَكَ، آللّٰهُ أَرسَلَكَ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: فَأَنشُدُكَ بِهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ خَمسَ صَلَوَاتٍ فِيْ كُلِّ يَومٍ وَلَيلَةٍ؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: فَأَنشُدُكَ بِهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ أَموَالِ أَغنِيَائِنَا فَتَرُدَّهُ عَلَى فُقَرَائِنَا؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: فَأَنشُدُكَ بِهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هٰذَا الشَّهرَ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ شَهرًا؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: فَأَنشُدُكَ بِهِ، آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ يَحُجَّ هٰذَا البَيتَ مَنِ استَطَاعَ إِلَيهِ سَبِيلًا؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

''اُس نے کہا: میں آپ کے اور آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا فی الواقع اللہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، یقیناً۔ اُس نے کہا: میں اُسی کی قسم دیتا ہوں کہ کیا واقعی اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ شب و روز کی پانچ نمازیں پڑھیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، یقیناً۔ اُس نے کہا: میں اُسی کی قسم دیتا ہوں، کیا فی الواقع اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے صاحب ثروت لوگوں کے اموال میں سے کچھ حصہ لے کر ہمارے ضرورت مندوں کو لوٹا دیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں، یقیناً۔ اُس نے کہا: میں اُسی کی قسم دیتا ہوں، کیا واقعی اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ بارہ مہینوں میں سے اِس ماہ (رمضان) کے روزے رکھیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں، یقیناً۔ اُس نے کہا: میں پھر اُسی کی قسم دیتا ہوں، کیا فی الواقع اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ جو اس گھر (بیت اللہ) تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ لازماً اِس کا حج کرے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، یقیناً۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

۲۰۔ نسائی کی السنن الصغریٰ، رقم ۲۰۹۴ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہاں 'فَإِنِّي آمَنْتُ وَصَدَّقْتُ' ''سو میں ایمان لاتا ہوں اور تصدیق کرتا ہوں'' کے الفاظ روایت ہوئے ہیں۔

۲۱۔ صحیح بخاری، رقم ۶۳۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول طرق میں یہاں متعدد تعبیرات روایت ہوئی ہیں۔ یہ درج ذیل ہیں:

مسند احمد، رقم ۲۳۸۰ میں ہے: 'حَتّٰى إِذَا فَرَغَ قَالَ: فَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَسَأُؤَدِّي هٰذِهِ الْفَرَائِضَ، وَأَجْتَنِبُ مَا نَهَيْتَنِي عَنْهُ، ثُمَّ لَا أَزِيدُ وَلَا أَنْقُصُ'' یہاں تک کہ

وہ سوالات کر کے فارغ ہوا تو اُس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ میں آیندہ اِن فرائض کو ادا کروں گا، اور جن چیزوں سے آپ نے مجھے روکا ہے، اُن سے اجتناب کروں گا، پھر ان پر اپنی طرف سے کوئی اضافہ یا کمی نہیں کروں گا''۔

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۰۳۱۷ میں ہے: 'وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَأَعْمَلَنَّ بِهَا وَمَنْ أَطَاعَنِیْ مِنْ قَوْمِیْ' ''اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں بھی اِن احکام پر ضرور عمل کروں گا اور میری قوم کے لوگ بھی جو میری بات مانیں گے''۔

مسند احمد، رقم ۲۲۵۴ میں اُس کے الفاظ ہیں: 'وَسَأَفْعَلُ مَا أَمَرْتَنِیْ بِهِ، لَا أَزِیْدُ وَلَا أَنْقُصُ' ''اور میں آپ کے اِن احکام کو ضرور بجالاؤں گا اور ان میں اپنی طرف سے کوئی اضافہ یا کمی نہیں کروں گا''۔

۲۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۵۵ اور مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۳۳۳ میں یہاں 'وَلّٰی' کے بجائے 'قَفّٰی' کا لفظ نقل ہوا ہے۔ یہ دونوں مترادف ہیں، یعنی وہ پلٹ کر لوٹ گیا۔ مسند احمد ۲۳۸۰ میں یہ الفاظ آئے ہیں: 'ثُمَّ انْصَرَفَ رَاجِعًا إِلٰی بَعِیْرِهِ' ''پھر وہ پلٹ کر اپنے اونٹ کی طرف لوٹا''۔ طبرانی کی المعجم الکبیر، رقم ۸۱۵۱ میں یہ بات بھی بیان ہوئی کہ ضمام بن ثعلبہ کے رخصت ہوتے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم خوب ہنسے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں: 'فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهُ' ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بعد کھلکھلا کر ہنس پڑے''۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۲۳۔ بعض روایات میں یہاں بھی مختلف تعبیریں نقل ہوئی ہیں۔ مسند احمد، رقم ۱۳۰۱۱ میں ہے: 'لَا أَزْدَادُ وَلَا أَنْتَقِصُ مِنْهُنَّ شَيْئًا' ''میں اضافہ کروں گا، نہ ان میں سے کسی چیز میں کمی کروں گا''۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۰۳۱۸ میں ہے: 'لَا أَزْدَادُ عَلَيْهِ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِنْهُ شَيْئًا' ''اِن پر کسی چیز کا اضافہ کروں گا، نہ اِن میں سے کچھ کم کروں گا''۔ مستخرج ابی نعیم، رقم ۹۱ میں ہے: 'لَا أَزْدَادُ عَلَيْهِنَّ وَلَا أُنْقِصُ مِنْهُنَّ شَيْئًا' ''میں اِن پر اضافہ کروں گا، نہ اِن میں سے کوئی چیز کم کروں گا''۔ سنن دارمی، رقم ۶۷۶ اور سنن ترمذی، رقم ۶۱۹ میں ہے: 'لَا أَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا أُجَاوِزُهُنَّ' ''میں اِن میں سے کچھ چھوڑوں گا، نہ اِن سے تجاوز کروں گا''۔

۲۴۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۸۶۱۱۔ سنن دارمی، رقم ۶۷۶ میں اِس جگہ: 'ثُمَّ وَثَبَ الْأَعْرَابِيُّ' ''پھر یہ دیہاتی اُٹھ کھڑا ہوا'' کے الفاظ نقل ہوئے ہیں۔

۲۵۔ روایت کے مختلف طریقوں میں اِس مقام پر متنوع تعبیرات اختیار کی گئی ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ رقم

۳۰۳۱۸ میں انس رضی اللہ عنہ کے الفاظ ہیں: 'إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ' ''اگر اِس نے سچ کہا ہے تو جنت میں جائے گا''، جبکہ سنن دارمی، رقم ۶۷۶ میں ہے: 'إِنْ صَدَقَ الْأَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ' ''اِس دیہاتی نے سچی بات کہی ہے تو یہ جنت میں جائے گا''۔ مسند احمد، رقم ۲۳۸۰ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہی بات اِس طرح روایت کی گئی ہے: 'إِنْ يَصْدُقْ ذُو الْعَقِيصَتَيْنِ، يَدْخُلِ الْجَنَّةَ' ''یہ دو چوٹیوں والا سچ کہہ رہا ہے تو یہ جنت میں داخل ہوگا''۔ طبرانی کی المعجم الکبیر، رقم ۸۱۴۹ میں اُن کے الفاظ ہیں: 'إِنْ صَدَقَ ذُو الْغَدِيرَتَيْنِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ' ''اِس دو چوٹیوں والے نے سچی بات کہی ہے تو یہ جنت میں جائے گا''۔ بعض طرق، مثلاً مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۰۳۱۷ میں یہ تعبیر ہے: 'وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ' ''اُس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، اِس نے سچ کہا ہے تو ضرور جنت میں داخل ہوگا''۔ طبرانی کی المعجم الاوسط، رقم ۲۷۰۷ میں ہے کہ آپ نے فرمایا تھا: 'لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِهَا' ''اِس نے سچ کہا ہے تو اِن اعمال کے بنا پر یہ ضرور جنت میں جائے گا''۔ طبرانی کی المعجم الکبیر، رقم ۸۱۵۰ میں یہی بات اِس طرح روایت ہوئی ہے: 'أَمَا إِنَّهُ إِنْ فَعَلَ الَّذِي قَالَ دَخَلَ الْجَنَّةَ' ''سنو، اِس شخص نے جو کہا ہے، اگر کر دکھایا تو یقیناً جنت میں داخل ہوگا''۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

۲۶۔ مسند احمد، رقم ۲۳۸۰۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ درج ذیل مصادر میں نقل ہوا ہے:

مسند احمد، رقم ۱۲۴۵۷، ۱۲۷۱۹، ۱۳۰۱۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۰۳۱۸۔ صحیح بخاری، رقم ۶۳۔ صحیح مسلم، رقم ۱۲۔ مسند بزار، رقم ۶۱۹۲، ۶۹۲۸۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۳۳۳۳۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۳۵۸۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۸۶۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۹۱-۲۰۹۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۴۱۲-۲۴۱۴، ۵۸۳۲۔ صحیح ابن حبان، رقم ۱۵۴، ۵۵۱۔ سنن ترمذی، رقم ۶۱۹۔ سنن ابن ماجہ، رقم ۱۴۰۲۔ سنن دارمی، رقم ۶۷۶۔ معرفۃ السنن والآثار، بیہقی، رقم ۱۳۲۸۲۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۴۳۳۱، ۸۶۱۱، ۱۳۱۳۷۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۵۰۷۰۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۱، ۲۔ مستخرج ابی نعیم، رقم ۹۱۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کی روایت کے مراجع درج ذیل ہیں:

السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۲۰۹۴۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۲۴۱۵۔ مسند طیالسی، رقم ۲۴۴۹۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ حدیث کی جن کتابوں میں نقل ہوا ہے، وہ یہ ہیں:

مسند احمد، رقم ۲۲۵۴، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۰۳۱۷، ۱۴۶۹۵۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۲۳۸۳۔

المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۲۷۰۷۔ المعجم الکبیر، طبرانی، رقم ۸۱۴۹-۸۱۵۲۔ سنن دارمی، رقم ۶۷۷-۶۷۸۔ سنن ابی داؤد، رقم ۴۸۷۔ مستدرک حاکم، رقم ۴۳۸۰۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۳۱۲۱۔

المصادر والمراجع

ابن أبی شيبة، أبوبكر عبد الله بن محمد العبسی. (١٤٠٩هـ). **المصنف فی الأحاديث والآثار**. ط١. تحقيق: كمال يوسف الحوت. الرياض: مكتبة الرشد.

ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستی. (١٣٩٣هـ/١٩٧٣م). **الثقات**. ط١. حيدر آباد الدكن – الهند: دائرة المعارف العثمانية.

ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستی. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان**. ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حبان، أبو حاتم، محمد بن حبان البُستی. (١٣٩٦هـ). **المجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين**. ط١. تحقيق: محمود إبراهيم زايد. حلب: دار الوعی.

ابن حجر، أحمد بن علی، أبو الفضل العسقلانی. (١٤١٥هـ). **الإصابة فی تمييز الصحابة**. ط١. تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود وعلی محمد معوض. بيروت: دار الكتب العلمية.

ابن حجر، أحمد بن علی، أبو الفضل العسقلانی. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **تقريب التهذيب**. ط١. تحقيق: محمد عوامة. سوريا: دار الرشيد.

ابن حجر، أحمد بن علی، أبو الفضل العسقلانی. (١٤٠٤هـ/١٩٨٤م). **تهذيب التهذيب**. ط١. بيروت: دار الفكر.

ابن حجر، أحمد بن علی، أبو الفضل العسقلانی. (٢٠٠٢م). **لسان الميزان**. ط١. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. د.م: دار البشائر الإسلامية.

ابن خزيمة، أبوبكر محمد بن إسحاق، النيسابوری. (د.ت). **صحيح ابن خزيمة**. د.ط. تحقيق: د. محمد مصطفی الأعظمی. بيروت: المكتب الإسلامی.

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

ابن عبد البر، أبو عمر يوسف بن عبد اللّٰه القرطبی. (١٤١٢هـ / ١٩٩٢م). **الاستيعاب فی معرفة الأصحاب.** ط ١. تحقيق: علی محمد البجاوی. بيروت: دار الجيل.

ابن عدی، عبد اللّٰه أبو أحمد الجرجانی. (١٤١٨هـ/١٩٩٧م). **الكامل فی ضعفاء الرجال.** ط١. تحقيق: عادل أحمد عبد الموجود، وعلی محمد معوض. بيروت– لبنان: الكتب العلمية.

ابن ماجه، أبو عبد اللّٰه محمد القزوينی.(د.ت). **سنن ابن ماجه.** تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقی د.م: دار إحياء الكتب العربية.

أبو داؤد، سليمان بن الأشعث، السِّجِسْتانی. (د.ت). **سنن أبی داؤد.** د.ط.تحقيق: محمد محيی الدين عبد الحميد. بيروت: المكتبة العصرية.

أبو عوانة، الإسفراينی، يعقوب بن إسحاق النيسابوری.(١٤١٩هـ/١٩٩٨م). **مستخرج أبی عوانة.** ط ١. تحقيق: أيمن بن عارف الدمشقی. بيروت: دار المعرفة.

أبو نعيم، أحمد بن عبد اللّٰه، الأصبهانی. (١٤١٧هـ/١٩٩٦م). **المسند المستخرج على صحيح مسلم.** ط ١. تحقيق: محمد حسن محمد حسن إسماعيل الشافعی. بيروت: دار الكتب العلمية.

أبو يعلیٰ، أحمد بن علی التميمی الموصلی. **مسند أبی يعلیٰ.** ط١. (١٤٠٤هـ/ ١٩٨٤م).تحقيق: حسين سليم أسد. دمشق: دار المأمون للتراث.

أحمد بن محمد بن حنبل، أبو عبد اللّٰه الشيبانی. (١٤٢١هـ/٢٠٠١م). المسند. ط١. تحقيق: شعيب الأرنؤوط، وعادل مرشد، وآخرون. بيروت: مؤسسة الرسالة.

البخاری، محمد بن إسماعيل، أبو عبداللّٰه الجعفی. (١٤٢٢هـ).**الجامع الصحيح.** ط١. تحقيق: محمد زهير بن ناصر الناصر. بيروت: دار طوق النجاة.

البزار، أبوبكر أحمد بن عمرو العتكی. (٢٠٠٩م). **مسند البزار.** ط ١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه، وعادل بن سعد، وصبری عبد الخالق الشافعی. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

البيهقى، أبوبكر، أحمد بن الحسين الخراسانى. (١٤١٠هـ/١٩٨٩م). **السنن الصغرٰى**. ط١. تحقيق: عبد المعطى أمين قلعجى. كراتشى: جامعة الدراسات الإسلامية.

البيهقى، أبوبكر، أحمد بن الحسين الخراسانى. **السنن الكبرٰى**. ط٣. تحقيق: محمد عبد القادر عطا. بيروت: دار الكتب العلمية. (١٤٢٤هـ/٢٠٠٣م).

البيهقى، أبوبكر، أحمد بن الحسين الخراسانى. (١٤١٢هـ/١٩٩١م). **معرفة السنن والآثار**. ط١. تحقيق: عبد المعطى أمين قلعجى. القاهرة: دار الوفاء.

الترمذى، أبو عيسٰى محمد بن عيسٰى. (١٣٩٥هـ/١٩٧٥م). **سنن الترمذى**. ط٢. تحقيق وتعليق: أحمد محمد شاكر، ومحمد فؤاد عبد الباقى، وإبراهيم عطوة عوض. مصر: شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابى الحلبى.

الحاكم، أبو عبد الله محمد بن عبد الله النيسابورى. (١٤١١هـ/١٩٩٠م). **المستدرك على الصحيحين**. ط١. تحقيق: مصطفى عبد القادر عطا. بيروت: دار الكتب العلمية.

الدارمى، أبو محمد عبد الله بن عبد الرحمٰن التميمى. (١٤١٢هـ/٢٠٠٠م). **سنن الدارمى**. ط١. تحقيق: حسين سليم أسد الدارانى الرياض: دار المغنى للنشر والتوزيع.

الذهبى، شمس الدين أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٣٨٧هـ/١٩٦٧م). **ديوان الضعفاء والمتروكين وخلق من المجهولين وثقات فيهم لين**. ط٢. تحقيق: حماد بن محمد الأنصارى. مكة: مكتبة النهضة الحديثة.

الذهبى، شمس الدين، أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٤٠٥هـ/١٩٨٥م). **سير أعلام النبلاء**. ط٣. تحقيق: مجموعة من المحققين بإشراف الشيخ شعيب الأرنؤوط. د.م: مؤسسة الرسالة.

الذهبى، شمس الدين، أبو عبد الله محمد بن أحمد. (١٤١٣هـ/١٩٩٢م). **الكاشف فى معرفة من له رواية فى الكتب الستة**. ط١. تحقيق: محمد عوامة أحمد محمد نمر الخطيب. جدة: دار القبلة للثقافة الإسلامية – مؤسسة علوم القرآن.

السيوطى، جلال الدين، عبد الرحمٰن بن أبى بكر. (١٤١٦هـ/١٩٩٦م). **الديباج على صحيح**

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

مسلم بن الحجاج. ط١. تحقيق وتعليق: أبو اسحٰق الحوينى الأثرى.الخبر: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الطبرانى، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامى. (د.ت). **المعجم الأوسط**. د.ط. تحقيق: طارق بن عوض اللّٰه بن محمد، عبد المحسن بن إبراهيم الحسينى. القاهرة: دار الحرمين.

الطبرانى، أبو القاسم، سليمان بن أحمد الشامى.(د.ت). **المعجم الكبير**. ط٢. تحقيق: حمدى بن عبد المجيد السلفى. القاهرة: مكتبة ابن تيمية.

الطيالسى، أبو داؤد سليمان بن داؤد البصرى. (١٤١٩هـ/١٩٩٩م). **مسند أبى داؤد الطيالسى**. ط١. تحقيق: الدكتور محمد بن عبد المحسن التركى. مصر: دار هجر.

مسلم بن الحجاج النيسابورى. (د.ت). **الجامع الصحيح**. د.ط. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى. بيروت: دار إحياء التراث العربى.

النسائى، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب الخراسانى. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرىٰ**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائى، أبو عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب الخراسانى.(١٤٢١هـ/٢٠٠١م). **السنن الكبرىٰ**. ط١. تحقيق وتخريج: حسن عبد المنعم شلبى. بيروت: مؤسسة الرسالة .

النووى، يحيىٰ بن شرف، أبو زكريا. (١٣٩٢هـ). **المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج**. ط٢. بيروت: دار إحياء التراث العربى.

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org